مدنی اِنعامات، راہِ نجات

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلْد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔(1)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

---

1 ۔۔۔ فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی اِنعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے

1 . . . بخاري، كتاب احاديث الانبياء، باب ماذكر عن بني اسرائيل، ۲/۴۶۲، حديث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے نَفْس !اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر

بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عِبادت گُزار تھا۔ وہ رات میں اللہ تعالیٰ کی عِبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھوم پھر کر کچھ اشیاء لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ (فکرِ مدینہ) کرتے ہوئے کہتا: **"اے نَفْس !اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** ایک دن وہ حسبِ معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیاء بیچنے کے لئے صَدا لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حسین شخص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اس پر عاشِق ہو گئی اور اُسے بہانے سے محل کے اندر بُلا لیا پھر اُس سے کہنے لگی: اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہو چکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور زَرق بَرق لِباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تمہیں ریشمی لِباس اور بہت سامال دوں گی۔ یہ پیش کش سُن کر اس کا نَفْس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا، مگر فوراً اس نے اپنی عادت کے مطابق (نَفْس کو مُخاطَب کرتے ہوئے) کہا: "اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر" پھر اس عورت کو جواب دیا: "مجھے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔" وہ عورت کہنے لگی: "تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔" اس شخص نے پھر کہا: **"اے نَفْس ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** اور نَجات کی ترکیب سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا: "مجھے مُہلت دو کہ میں وُضو کر کے دو رَکْعتیں ادا کرلوں۔" اجازت ملنے پر اس نے وُضو کیا اور چھت پر چلا گیا، وہاں اس نے دو رَکْعت نماز ادا کرنے کے بعد چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی (تقریباً) بیس (20) گز تھی۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کرنے لگا: "اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میں طویل عرصے سے تیری عِبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا

www.dawateislami.net

فرمایا۔" یہ کہہ کر وہ چھت سے کُود گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دِیا: "جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، کیونکہ اس نے میرے عِتاب (یعنی میری ناراضی) کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔" حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو تھام لیا اور زمین پر بٹھادیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اَعْمال کے اِحْتِساب کا معمول بنالیتا ہے تو اس کی یہ اچھی عادت اسے گُناہوں سے بچانے میں مُعاوِن ثابِت ہوتی ہے جیسا کہ اس حکایت سے پتا چلتا ہے کہ بنی اسرائیل کے اُس نیک شخص کا دِل جیسے ہی گُناہ کی طرف مائل ہونے لگا، خُود اِحْتِسابی کی عادت کی وجہ سے فوراً ہی اُس کے منہ سے یہ جُملہ نِکلا: **"اے نفس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** اور پھر اُس پر خوفِ خُدا ایسا غالب ہوا کہ وہ اِرْتِکابِ گُناہ (یعنی گناہ کرنے) سے بچ گیا نیز یہ بھی پتا چلا کہ مُشکل وقت میں نیک اَعْمال ہی انسان کے کام آتے ہیں، بسا اوقات اَعْمالِ صالحہ کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی مَدَد حاصل ہوتی ہے کہ بڑی سے بڑی مُصِیْبت آسان ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب اُس نیک شخص نے گُناہ سے چُھٹکارا پانے کے لئے اپنی عبادات کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے چھت کی بُلندی سے چھلانگ لگائی تو مَدَدِ اِلٰہی کی وجہ سے جانی ہلاکت و جسمانی مُصِیْبت سے محفوظ رہا۔ یاد رہے کہ ہماری شریعت میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں۔ بہرحال ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے خُود کو گُناہوں سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال بجالائیں، نیک اَعْمال کی وجہ سے نہ صرف مَدَدِ الٰہی حاصل ہوتی ہے بلکہ دُنیا و آخرت کی بے شُمار سَعادتیں بھی نصیب ہوتی ہیں، علاوہ ازیں نیکیاں گُناہوں کو مِٹانے کا ذریعہ بھی ہیں، قرآنِ کریم میں جابجا اعمالِ صالحہ کے فضائل بیان کر کے

1... دُرّۃُ النّاصحین، ص ۳۱۳ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

اس کی تَرْغیب دِلائی گئی ہے۔ آیئے اس ضِمن میں تین (3) فرامینِ خُداوندی سُنتے ہیں:

پارہ 24 سُوْرَۂ حٰمٓ اَلسَّجدہ کی آیت نمبر 8 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ (پ ۲۴، حم السجدة: ۸)

تَرجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لئے بے اِنْتِہا ثواب ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ (پ ۳۰، البینة: ۷۔۸)

تَرجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچّھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے رَبّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بَہیں اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ (پ ۱۲، هود: ۱۱۴)

تَرجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد نیک اَعْمال کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن خُوش نصیبوں کو اِس قدر ثواب عطا فرماتا ہے جس کی کوئی اِنْتِہا نہیں نیز جنّتی باغات اُن کا ٹھکانا بنتے ہیں اور کرم بالائے کرم یہ کہ نیک اَعْمال کی وجہ سے اُن کی برائیاں بھی مِٹا دی جاتی ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ زندگی کو مَوْت سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور فراغت کو مَصْرُوفیّت سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے آخرت کے لئے نیکیوں کا خُوب خُوب ذخیرہ اکٹھا کریں اور گُناہوں سے بچتے ہوئے اِخْلاص و اِسْتِقامت کے ساتھ جنّت میں لے جانے والے اَعْمال میں مصروف رہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم نے ہمیں خُطبہ دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلو اور مَشْغُولِیَّت سے پہلے نیک اَعْمال کرنے میں جلدی کرلو اور کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے اور پوشیدہ اور ظاہِری طور پر صَدَقہ کرنے کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنا رابِطہ جوڑلو تو تمہیں رِزْق دِیا جائے گا، تمہاری مَدَد کی جائے گی اور تمہارے نُقْصان کی تلافِی کی جائے گی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس حدیثِ پاک میں بھی فکرِ آخرت اور اعمالِ صالحہ کی تَرْغِیب دِلاتے ہوئے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نیک اَعْمال کرنے والوں کو رِزق کی فَراوانی اور مُشکلات کی آسانی کی بِشارت عطا فرمائی ہے، لیکن یاد رکھئے کہ اِسْتِقامت کے ساتھ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کے لئے اپنے اَعْمال کا اِحْتِساب کرنا نہایت ضروری ہے، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اَعْمال کے اَنْجام پر سنجیدگی سے غور کرے کہ جو کچھ میں کرتا ہوں یا کر رہا ہوں یا پھر کرنا چاہتا ہوں، وہ میری آخرت کے لئے مُفید ہے یا نُقصان دِہ؟ یقیناً جو مُسلمان اِحْتِسابِ اَعْمال اور فِکرِ آخرت کی عادت بنالے گا اس کے کردار و گُفتار میں رفتہ رفتہ نِکھار آجائے گا اور اس کی آخرت بھی بہتر ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِحْتِسابِ اَعْمال کی اِفادِیّت و اَہَمِیّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن و حدیث میں باقاعدہ اس کی تَرْغِیب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 18 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ (پ۲۸، الحشر: ۱۸)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اس آیت کے تحت تفسیرِ ابن کثیر میں ہے کہ اپنا مُحاسَبہ کرلو اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسَبہ کیا جائے

1...ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة... الخ، باب في فرض الجمعة، ۲/ص۵، حدیث: ۱۰۸۱

www.dawateislami.net

اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اَعْمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔[1]

احادیثِ کریمہ میں رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کی تَرْغِیب دِلائی ہے، آیئے اس ضِمن میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

اِحْتِساب (فکرِ مدینہ) کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے

1. اِذَا هَمَمْتَ بِاَمْرٍ فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهُ فَاِنْ كَانَ رُشْدًا فَامْضِهٖ وَاِنْ كَانَ غَيًّا فَانْتَهِ عَنْهُ یعنی جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے اَنجام کے بارے میں غور کرلو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر گزرو اور اگر اس کا نتیجہ غَلَط ہو تو اس سے باز رہو۔[2]
2. عَقْل مند کے لئے ایک ساعت ایسی ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے۔[3]
3. فِكْرَةُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً (اُمُورِ آخرت میں) گھڑی بھر غور و فِکْر کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔[4]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قرآنِ کریم اور احادیثِ مُبارکہ میں اِحْتِساب کی کس قدر تَرْغِیب دِلائی گئی ہے، لہٰذا اگر ہم آخرت کی سُرخْرُوئی چاہتے ہیں تو ہمیں اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے کتنی نیکیاں کیں، بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے روزانہ بِلاناغہ فکرِ مدینہ (محاسبہ و غور و فکر) کرنے کی عادت بنائے، ورنہ کہیں

1...تفسیر ابن کثیر، پ۲۸، الحشر، تحت الآیة:۱۸، ۸/۱۰۶

2...کنز العمال، ۳/۱۰۱، حدیث:۵۶۷۶

3...شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللّٰہ و شکرھا، فصل فی فضل العقل، ۴/۱۶۴، حدیث:۴۶۷۷، مختصراً

4...کنز العمال، ۳/۴۸، حدیث:۵۷۰۷

www.dawateislami.net

ایسا نہ ہو کہ یونہی غفلت کی حالت میں ہمیں مَوت آجائے اور ہمارے دامن میں پچھتاوے کے سِوا کچھ باقی نہ رہے۔

فکرِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِحتِساب اَعْمال یا مُحاسَبہ ہی کو **"فکرِ مدینہ"** کہا جاتا ہے۔ فکرِ مدینہ سے مُراد یہ ہے کہ انسان اُخْروی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فِکْر کرے، پھر جو کام اُس کی آخرت کے لئے نُقْصان دہ ثابت ہوسکتے ہوں، اُن کی اِصْلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخْروی اِعتبار سے نَفْع بَخْش نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اِقْدامات کرے۔ اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرنے سے خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نہایت اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ (اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ) کیا کرتے تھے اور اس سے کسی صُورت بھی غفلت اِخْتیار نہ کرتے۔ چنانچہ،

دن بھر فکرِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا محمد بن واسِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اَہْلِ بَصْرہ میں سے کسی شخص نے حضرت سَیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کے بعد اُن کی زوجہ مُحْتَرِمہ سے اُن کی عِبادت کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ دن بھر گھر کے ایک کونے میں (آخرت کے بارے میں) غور و فِکْر کرتے رہتے تھے۔(1)

ہر دم فکرِ مدینہ

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصْری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چالیس (40) برس تک نہیں ہنسے۔ راوی

---

1 ۔۔۔ احیاء علوم الدین، کتاب التفکر، ۱۶۲/۵

www.dawateislami.net

کہتے ہیں کہ میں جب بھی ان کو بیٹھے ہوئے دیکھتا، یوں معلوم ہوتا گویا ایک قیدی ہیں جسے گردن اڑانے کے لئے لایا گیا ہو اور جب گُفتگو فرماتے تو انداز ایسا ہوتا گویا آخرت کو آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر اُس کے اَحْوال بتا رہے ہوں اور جب خاموش رہتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا اُن کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے۔ جب اُن سے اس قدر غمگین و خوف زدہ رہنے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے بعض ناپسندیدہ اَعْمال کو دیکھ کر مجھ پر غضب فرمایا اور یہ فرمادِیا کہ "جاؤ! میں تمہیں نہیں بَخْشتا" تو اس صُورت میں میرے تمام اَعْمال ضائع ہو جائیں گے؟(1)

نَفْس کے مُحاسَبہ کا انوکھا طریقہ

حضرت سَیِّدُنا اِبْراھِیْم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے یہ تصوُّر باندھا کہ میں جنّت میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اُس کی نہروں سے مشروب پی رہا ہوں اور حُوروں سے مُلاقات کر رہا ہوں، اِس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جہَنَّم میں ہوں اور آگ کی زنجیروں میں جکڑا تُھوہڑ (کانٹے دار درخت) کھا رہا ہوں اور دَوزَخْیوں کا پِیپ پی رہا ہوں۔ پھر میں نے اپنے نَفْس سے پوچھا: بتا! اب تُو کیا چاہتا ہے؟ میرے نَفْس نے جواب دِیا، میں دُنیا میں واپس جانا چاہتا ہوں تاکہ نیکیاں کر سکوں۔ میں نے کہا: جا تیری خواہش پوری کی جاتی ہے، لہٰذا نیکیاں کر لے۔(2)

روزانہ فکرِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا عطاء سُلَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنہوں نے خوفِ خدا کی وجہ سے چالیس (40) سال تک آسمان کی طرف نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی نے اُنہیں مُسکراتے ہوئے دیکھا، اِن کے بارے میں منقول

---

1 ... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، ۴/۲۳۱

2 ... مکاشفۃ القلوب، الباب الثمانون فی بیان المحبۃ ... الخ، ص ۲۶۵

www.dawateislami.net

ہے کہ آپ روزانہ اپنے نَفْس کو مُخاطَب کر کے فرماتے: اے نَفْس! تو اپنی حد میں رہ اور یاد رکھ! تجھے قبر میں بھی جانا ہے، پُلِ صِراط سے بھی گُزرنا ہے، دُشمن (یعنی آنکڑے) تیرے اِرد گِرد مَوْجُود ہوں گے جو تجھے دائیں بائیں کھینچیں گے، اس وقت قاضی، رَبّ تعالیٰ کی ذات ہو گی اور جیل، جَہَنَّم ہو گی جبکہ اس کے داروغہ سَیِّدُنا مالک (عَلَیْہِ السَّلَام) ہوں گے، اُس دن کا قاضی (مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ) نااِنْصافی کی طرف مائل نہیں ہو گا اور نہ ہی داروغہ کوئی رِشْوَت قَبول کرے گا اور نہ ہی جیل توڑنا مُمکن ہو گا کہ تُو وہاں سے فِرار ہو سکے، قیامت کے دن تیرے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے، یہ بھی نہیں معلوم کہ فِرِشْتے تجھے کہاں لے جائیں گے، عزّت و آرام کے مقام جنّت میں یا حسرت اور تنگی کی جگہ جَہَنَّم میں، (یُوں آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فکرِ مدینہ کرتے رہتے) اس دوران آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چشمانِ مُبارک سے آنسو بھی بہتے رہتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن میں فکرِ مدینہ کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، اُن مُبارک ہستیوں کے نزدیک فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ کرنے) کی کس قدر اہمیت تھی کہ ہر وقت اپنے اَعْمال کے بارے میں مُتَفَکِّر (فکر مند) رہتے کہ نہ جانے ہمارے یہ اَعْمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقْبُول ہو کر ہماری مَغْفِرت کا ذریعہ بنیں گے یا مَرْدُود ہو کر ہماری ہلاکت کا سبب ثابِت ہوں گے۔ ذرا سوچئے کہ جب یہ مَقْبُولانِ بارگاہ اس قدر اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کِیا کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو فکرِ مدینہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ فکرِ مدینہ کرنے کی اِفادِیَّت اور نہ کرنے کے نُقْصان کا اندازہ اِس مثال سے لگایئے کہ جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تَعَلُّق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب کاروباری بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نَفْع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصْل سرمایہ بھی مَحْفُوظ رہے۔ اِس مَقْصَد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) میں حساب کتاب کو روزانہ، ہفتہ وار، ماہانہ یا سالانہ کی بُنْیاد پر

1 . . . حکایات الصالحین، ص ۵۰

www.dawateislami.net

تَقْسِیم کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے نہ صرف زبانی غور و فِکْر کرتا ہے بلکہ اُس کو تحریر بھی کرتا ہے اور مختلف طریقوں سے اُس کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہے، نیز جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے اُسے دُرُسْت کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بنتی نظر آئے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعامَلات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اکثر اَوْقات اُسے نفع حاصل ہونا تو درکِنار، اُلٹا نُقْصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اگر اس نُقْصان کے بعد بھی وہ ''خوابِ خرگوش''(یعنی غفلت کی گہری نیند) سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصَل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص ''کاروبارِ آخرت'' میں نفع کمانے کا آرزُو مَنْد ہو اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحْتِساب جاری رکھے گا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کامیابی سے ہمکِنار ہو گا اور بطورِ نفع اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے داخلِ جنّت ہونا نصیب ہو گا اور اگر ایسا کرنے کی بجائے ''خوابِ غفلت'' کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ دُخولِ جَہَنَّم (جہنّم میں داخلے) کی صُورت میں سامنے آسکتا ہے۔ (وَالْعِیاذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے حوالے سے ہماری جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تَحْسِین اور لائقِ عمل ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مُشْتَمِل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام ''مَدَنی اِنعامات'' بَصُورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبہ علمِ دین کے لئے 92، دینی طالبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے لئے 40 اور خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ مَدَنی

www.dawateislami.net

اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ نہ صرف اَسلاف رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کی یاد دِلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں نیز تنہائی میں مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غلطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی قائم کردہ خود اِحْتِسابی کی عدالت میں حاضر کر کے ہمارے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصلاح و نَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اور جہنّم سے بچانے والے اَعْمال کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بدحالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصلاح کا ایک انوکھا طریقہ اِخْتیار فرمایا، تاکہ ہم روزانہ وقت مُقرَّر کر کے فکرِ مدینہ (خود اِحْتِسابی) پر اِسْتِقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ روزانہ سونے سے پہلے "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے پاکٹ (جیبی) سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گُناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے بَتَدْرِیْج (آہستہ آہستہ) دُور ہوتی چلی جاتی ہیں نیز پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔

مَدَنی اِنعامات کی بھی مَرْحَبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

راہِ نَجات کا بہترین ذریعہ

مَدَنی اِنعامات کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ نَجات کی راہ پر چلنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں تو

www.dawateislami.net

شاید بے جا (غلط) نہ ہو گا، کیونکہ ان میں سے بعض مَدَنی اِنعامات فَرائِض پر، بعض واجِبات پر اور بعض سُنَن و مُستَحَبّات پر مُشتَمِل ہیں اور یقیناً یہ تمام کام اُخْرَوی نَجات کا باعث اور جہَنَّم سے بچاکر جنّت تک پہنچانے والے ہیں، آیئے اِن میں سے چند مَدَنی اِنعامات کے بارے میں سُنتے ہیں مثلاً:

❀ سب سے پہلا مَدَنی اِنعام ہے کہ **"کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی تَرغیب دِلائی؟"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عمل کی قَبولیّت کے لئے ثواب آخِرت کی نیّت نا گزیر (یعنی ضَروری) ہے چُنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی اُنیسویں (19) آیتِ مُبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ⑲

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور جو آخِرت چاہے اور اُس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۹)

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عمل کی قَبولِیَّت کے لئے تین (3) چیزیں درکار ہیں: (1) طالبِ آخِرت ہونا یعنی نِیَّت نیک (اچھی نِیَّت ہو) (2) سَعی (کوشش کرنا) یعنی عمل کو بااہتِمام اس کے حُقُوق کے ساتھ ادا کرنا (3) ایمان جو سب سے زِیادہ ضَروری ہے۔

احادیثِ کریمہ میں بھی نِیَّت کی اَہَمِّیَّت بیان کی گئی ہے۔ آیئے اس ضمن میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

1. سچّی نِیَّت عَرش سے چمٹ جاتی ہے پس جب کوئی بندہ اپنی نِیَّت کو سچّا کر دیتا (یعنی اپنی نِیَّت کے مُطابِق

www.dawateislami.net

عمل کرتا) ہے تو عَرش ہلنے لگ جاتا ہے پھر اس بندے کو بَخْش دِیا جاتا ہے۔[1]

2. اللہ عَزَّ وَجَلَّ آخِرت کی نِیَّت پر دُنیا عطا فرما دیتا ہے، لیکن دُنیا کی نِیَّت پر آخِرت عطا فرمانے سے اِنکار کر دیتا ہے۔[2]

3. اَعْمال کا دار و مدار نِیَّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وُہی ہے جس کی وہ نِیَّت کرے۔[3]

آخری حدیث کے بارے میں شارِحِ بخاری حضرت مُفتی محمد شریفُ الْحَق اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اِس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ اَعْمال کا ثواب نِیَّت ہی پر (موقوف) ہے، بِغیر نِیَّت کسی ثواب کا اِستِحقاق (اِسْ۔ تِحْ۔ قاق) نہیں۔[4]

اچّھی اچّھی نیّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا، کر عَفْو میری ہر خطا[5]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ سے نِیَّت کی اَہَمِّیَّت و فضیلت معلوم ہوئی، لہٰذا ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر ہر جائز و نیک کام سے قبل اچھی اچھی نیّتیں کرلینی چاہئیں تاکہ اس کی برکت سے ہمارے نامۂ اَعْمال میں اَجْر و ثواب کا ذخیرہ اکٹھا ہوتا رہے۔

❀ اسی طرح ایک مَدَنی اِنعام یہ ہے کہ **"کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولٰی کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"**

1...تاریخ بغداد، ۱۲/ ۴۴۴، حدیث:۶۹۲۶

2...اَلزُّھْد لِابن مُبارَک، ص ۱۹۳ حدیث ۵۴۹

3...بخاری ۱/ ۶ حدیث: ۱

4...نزھۃُ القاری ۱/ ۱۷۲

5... نیکی کی دعوت، ص ۹۳

www.dawateislami.net

اس مَدَنی اِنْعام کے بارے میں تو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "نیک بننے کا نُسخہ" میں فرماتے ہیں: **" صرف اس ایک مَدَنی اِنعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔ "**

سابقہ گُناہ معاف

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو دو (2) رَکْعَت نماز پڑھے، اُن میں سَہْو (غَلَطی) نہ کرے تو جو گُناہ پہلے ہوئے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرما دیتا ہے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! دیکھا آپ نے ! دو (2) رَکْعَت کی جب یہ فضیلت ہے تو جو شخص پانچوں نمازیں اور وہ بھی باجماعت ادا کرنے لگ جائے تو اُس کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔

27 درجے بڑھ کر

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نمازِ باجماعت، تنہا نماز سے 27 دَرَجے بڑھ کر ہے۔ (2)

جہنم سے آزادی

مزید اس مَدَنی اِنعام میں تکبیرِ اُولیٰ کا بھی ذکر ہے۔ اس کی فضیلت حدیثِ پاک میں یہ بیان کی گئی ہے کہ جو مسجد میں چالیس (40) راتیں باجماعت نمازِ عشاء اس طرح پڑھے کہ پہلی رَکْعَت فوت نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جَہَنَّم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (3)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! صرف چالیس (40) دن تک عشاء کی نماز تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی جب

---

1. ۔۔۔ المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الانصار، ۸/۱۶۲، حدیث: ۲۱۷۴۹
2. ۔۔۔ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ ۔۔۔ الخ، ص ۳۲۶، حدیث: ۲۵۰
3. ۔۔۔ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب صلاۃ العشاء والفجر فی جماعۃ، ۱/۴۳۷، حدیث: ۷۹۸

www.dawateislami.net

یہ فضیلت ہے تو زندہ رہ جانے کی صُورت میں زِندگی بھر پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کا کیا مَقام ہو گا۔

مسجد کی حاضری

اس ”مَدَنی اِنعام“ میں چُونکہ نمازِ باجماعت کی تَرغیب دِلائی گئی ہے اور نمازِ باجماعت عُموماً مسجد ہی میں ادا کی جاتی ہے، لہٰذا اس مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا صُبح و شام مسجد کی حاضری کا ذریعہ بھی ہے جو کہ عَین سَعادت ہے: حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ، جو شَخْص صُبح و شام مسجد میں جائے تو جتنی مرتبہ بھی جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنّت میں مہمانی تیّار فرمائے گا۔(1)

پہلی صف

اس مَدَنی اِنعام میں پہلی صَف میں نماز پڑھنے کی بھی تَرغیب دِلائی گئی ہے، جس کے مُتَعَلِّق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صَف میں نماز پڑھنے میں کتنا اَجر ہے اور پھر اُنہیں قُرعہ اندازی کے بغیر یہ سَعادتیں حاصل نہ ہوں تو اِن کی خاطر ضرور قُرعہ اندازی کریں گے۔(2)

غُصہ پینے اور درگُزر سے کام لینے والا مَدَنی اِنعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نمازِ باجماعت ادا کرنے والے اس ایک مَدَنی

1…مسلم، کتاب المساجد…الخ، باب المشي الى الصلاة…الخ، ص٣٣٦، حديث: ٦٦٩

2…مسلم، كتاب الصلوة، باب تسوية الصفوف واقامتها…الخ، ص ٢٣١، الحديث: ٤٣٧

www.dawateislami.net

اِنعام پر عمل کرنا کس قدر اَجر و ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح ایک مَدَنی اِنعام یہ بھی ہے کہ **"کیا آج آپ نے کسی پر غصہ آجانے کی صُورت میں چُپ سادھ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ نیز درگزر سے کام لیا یا اِنتقام کا موقع ڈھونڈتے رہے؟"** اب اس مَدَنی اِنعام پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ مُعاشرے میں اَمْن و اَمان قائم کرنے اور فِتْنہ و فَساد کو جڑ سے اُکھیڑ دینے کا یہ کتنا زبردست طریقہ ہے ظاہر ہے کہ جب ہر شخص اپنے اندر سے اِنتقام کی آگ کو بُجھادے گا اور مُعاف کردینے اور صَبْر کرنے کا جذبہ پائے گا تو فتنے فسادات اور لڑائی جھگڑوں کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے گا اور یوں ہمارا مُعاشرہ اَمْن کا گہوارہ بن جائے گا۔ اس مَدَنی اِنعام میں عَفْو و دَرگُزر سے کام لینے کی بھی تَرْغیب دِلائی گئی ہے، عَفْو دَرگُزر کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی خطا و قُصور سَرزَد ہوجائے یا وہ ہم پر ظُلْم و زِیادَتی کر بیٹھے یا کسی بھی طرح ہمیں اِیذا پہنچائے تو بدلہ و اِنتقام لینے یا اُسے جلی کٹی سُنا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے بجائے ہم اس کو رِضائے الٰہی کے لئے مُعاف کردیں۔ غُصّہ پی جانا اور لوگوں کو مُعاف کردینا بہترین خَصلَت اور نَفیس عادت ہے۔ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 109 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا (پ۱، البقرۃ: ۱۰۹) تَرجَمۂ کنزالایمان: تو تم چھوڑو اور درگزر کرو۔

سرکارِ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ، سُلطانِ مکّۂ مُکَرَّمَہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اُس کے دل کو اپنی رِضا سے بھر دے گا۔(1)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُوسروں کو تَرْغیب دینے کے ساتھ ساتھ خُود بھی ذاتی مُعاملات میں عَفْو و دَرگُزر سے کام لیتے ہیں نیز تحدیثِ نعمت کے لئے ارشاد فرمایا کرتے ہیں کہ **"اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے اندر اِنتقام کا جذبہ نہیں پاتا"** اے کاش! ہم بھی بے جا

1...

www.dawateislami.net

غُصّے ، جذباتی پَن اور اپنی ذات کی خاطر اِنتقام لینے سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مَدَنی اِنعام نمبر 6 میں سَلام کو عام کرنے کی عادت بنانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں: **کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گُزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مُسلمانوں کو سَلام کیا؟**

اسلام کا بہترین عمل

سَلام کے حُسن وخُوبی کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ سَلام، اِسلام کا بہترین عمل ہے نیز کسی شخص کا سلام کرنا ایسا ہے جیسے اُس نے صَدَقہ دِیا ہو، سلام گُناہوں کی بَخْشِش ومُعافی کا ذریعہ بھی ہے اور دُخولِ جنّت کا سبب بھی، ایک شخص نے نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پُوچھا: اِسلام کا سب سے بہترین عمل کون سا ہے؟ فرمایا: کھانا کِھلانا اور ہر مُسلمان کو سَلام کرنا خواہ تم اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔[1] ایک موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارا لوگوں کو گَرْم جوشی سے سَلام کرنا بھی صَدَقہ ہے[2] حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَرْوِی ہے کہ جو مُسلمان بیس(20) مُسلمانوں کو سَلام کرے، اُس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔[3] نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ کوئی سے بھی دو(2) مُسلمان مُلاقات کرتے ہیں، پھر دونوں مُصَافَحَہ کرتے ہیں تو اُن دونوں کے الگ ہونے سے پہلے ہی اُن کے گُناہ بَخْش دیئے جاتے ہیں۔[4] حضرت سَیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی

1…بخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، ۱/۱۶، حدیث: ۱۲

2…جامع العلوم والحکم، ۱/۲۳۵

3…کنز العمال، کتاب الصحبة، الباب الرابع، الجزء۹، ۵/۵۱، حدیث: ۲۵۲۸۲

4…مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة، ۲/۱۶۹، حدیث: ۴۶۷۹

www.dawateislami.net

ہے، اُنہوں نے کہا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چار (4) رَکْعَت دوپہر سے پہلے پڑھے تو گویا اُس نے اِن رَکْعَتوں کو شبِ قدر میں پڑھا اور دو (2) مُسلمان جب مُصافَحہ کرتے ہیں تو اُن کے سب گُناہ جھڑ جاتے ہیں کوئی گُناہ باقی نہیں رہ جاتا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! کہ بیان کردہ اَحادِیث میں جہاں تمام گُناہوں کے مُعاف ہونے کا ذِکر ہے، اُس سے مُراد صَغِیرَہ (یعنی چھوٹے) گُناہ ہیں کیونکہ کَبِیرَہ (یعنی بڑے گُناہ) تو سچّی توبہ کئے بغیر اور اِسی طرح صاحبِ حق سے حق مُعاف کرائے بغیر مُعاف نہیں ہوتے۔ بہر حال سَلام نبیوں کے اِمام، خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی میٹھی میٹھی سُنّت ہے کہ اِس کے ذریعے باہمی نَفْرت و عَداوت ختم ہوتی اور آپس میں دوستی اور مَحَبَّت کی فَضا قائم ہو جاتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اِن احادیثِ کریمہ سے ملنے والے رنگ برنگے مدنی پھولوں کی روشنی سے سَلام کو عام کرنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرتے ہوئے بِلا اِمتیاز ہر مُسلمان کو سَلام کریں، خواہ اُس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو، اسی طرح جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو بھی سَلام کریں۔ آج کل عام طور پر لوگ گھر کے باہر تو کسی حد تک ایک دوسرے کو سَلام کر لیتے ہیں مگر گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سَلام نہیں کرتے، بلکہ خاموشی سے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں، یہ طریقہ سُنّت کے خِلاف ہے جبکہ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سَلام کرنا سُنّت بھی ہے اور باعثِ خیر و برکت بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ان مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کیسی برکتیں ہیں کہ ان کے ذریعے جہاں فرائض و واجِبات پر اِستِقامت حاصل ہوتی ہے، وہیں اپنے اندر پائی جانے والی کئی ایک مُعاشرتی اور اَخلاقی خامیوں (یعنی کمزوریوں) کو دُور کرنے کا موقع بھی مِلتا ہے۔ یہ تو چند ایک مَدَنی

---

1 ۔۔۔ مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة، ٢/ ١٧١، حديث: ٤٦٩٤

www.dawateislami.net

اِنعامات کی برکات کے بارے میں ہم نے سُنا ، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ تمام کے تمام مَدَنی اِنعامات اپنے اندر کس قدر رحمتیں اور برکتیں لئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار، سچّے عاشقِ رسول اور باعمل مُسلمان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی اِنعامات ضرور اپنانے چاہئیں، یہ مَدَنی اِنعامات راہِ نجات اپنانے اور نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہیں اور بالخُصوص گُناہوں کے مَرَض کے لئے تِریاق (دَوا) ثابت ہوتے ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے۔ فرماتے ہیں: اگر آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر بَصَمِیمِ قَلب (سچّے دل سے) اِن کو قبول کرکے اِن پر عمل شُروع کر دِیا تو آپ جیتے جی بہت جلد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سکونِ قَلب نصیب ہوگا، باطِن کی صَفائی ہوگی نیز خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے چشمے آپ کے قَلب سے پُھوٹیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام حیرت انگیز حَد تک بڑھ جائے گا۔ چونکہ مَدَنی اِنعامات پر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصُول کا ذریعہ ہے، لہٰذا شیطان آپ کو بہت سُستی دِلائے گا، طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دِل نہیں لگ پائے گا مگر آپ ہمّت مَت ہاریے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِل بھی لگ ہی جائے گا۔

اے رضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے　　　دِل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے چند مزید مَدَنی اِنعامات کے مُخْتَصَراً فضائل سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں نَفْس و اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کی مزید رَغْبَت پیدا ہوسکے چُنانچہ ❀ ان مَدَنی انعامات میں سے ایک مَدَنی اِنعام تمام گُناہوں سے توبہ کرنے والا بھی ہے۔ توبہ کرنے والوں کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سارے انسان خطاکار ہیں اور خطاکاروں میں سے بہتر وہ

www.dawateislami.net

ہیں، جو توبہ کرلیتے ہیں۔[1] ❀اسی طرح تہَجُّد ادا کرنے والے مَدَنی اِنعام کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ رسُولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔[2] ❀ ایک مَدَنی اِنعام مغرب کے بعد ادا کئے جانے والے اَوّابین کے نوافل کے بارے میں بھی ہے۔ اِن کی فضیلت میں آتا ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ (6) رَکْعَتیں اِس طرح اَدا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو یہ چھ (6) رَکْعَتیں بارہ (12) سال کی عِبادت کے برابر ہوں گی۔[3] ❀چاشت کے نوافل اَدا کرنے والا مَدَنی اِنعام بھی زَبَردَسْت فضیلت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ جنابِ صادِق و اَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے اے ابنِ آدم! تُو شُروع دن میں چار (4) رَکْعَتیں ادا کرنے سے عاجز نہ ہو، میں آخرِ دن تک تیری کِفایَت کروں گا۔[4] ❀ جُھوٹ سے بچنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا بھی جنّتی گھر کے حُصُول کا ذریعہ ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اُس کے لئے جنّت کے کنارے ایک گھر کی ضَمانت دیتا ہوں اور جُھوٹ تَرْک کرنے والے کو جنّت کے وَسْط میں ایک گھر کی ضَمانت دیتا ہوں اگر چِہ وہ مِزاح (خُوش طَبعی) کے طور پر جُھوٹ بولتا ہو اور اچھے اَخْلاق والے کو جنّت کے اعلیٰ دَرَجے میں ایک گھر کی ضَمانت دیتا ہوں۔[5] ❀غیبت سے بچنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا قُربِ مُصْطَفٰے کے حُصُول کا ذریعہ ہے۔

سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس کا مال کم ہُوا اور اَہْل و عیال زیادہ ہُوئے اور نماز اچھی ہُوئی اور اُس نے مُسلمانوں کی غیبت نہ کی، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو میرے ساتھ

---

1 . . . ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر التوبه، ۴/ ۴۹۱، حديث: ۴۲۵۱

2 . . . مسلم، كتاب الصيام، ص ۵۹۱، حديث: ۱۱۶۳

3 . . . ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوة . . . الخ، باب ماجاء فى الست ركعات . . . الخ، ۲/ ۴۵، حديث: ۱۱۶۷

4 . . . السنن الكبرى، ۱/ ۱۷۷، حديث: ۴۶۸

5 . . . ابو داؤد، كتاب الادب، باب فى حسن الخلق، ۴/ ۳۳۲، حديث: ۴۸۰۰

www.dawateislami.net

اس طرح ہو گا جیسے یہ دو(2)انگلیاں ہیں۔[1] ❀ مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان میں قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا بھی عَیْن باعثِ سَعادت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے ہیں اور خَواص میں شامِل ہیں۔[2] ❀ مختلف اَوْرَاد و وظائِف پڑھنے والا مَدَنی اِنعام جو کہ ذِکْر و اذکار کی تَرْغیب پر مُشْتَمِل ہے۔ ذِکْر کی فضیلت کے بارے میں حدیثِ قُدْسی میں آتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: جب میرا بندہ میرا ذِکْر کرتا ہے اور اُس کے ہونٹ میرے لئے ہِلتے ہیں تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں۔[3] ❀ پیر کے دن روزہ رکھنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا بھی حدیثِ پاک کی رُو سے پَسَنْدِیْدَہ عمل ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: پیر اور جُمعرات کے دن اَعْمال پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزے دار ہوں۔[4] ❀ مریض کی عِیادت کرنے والا مَدَنی اِنعام بھی نہایت اَہَمِّیَّت کا حامِل ہے کیونکہ مُحسنِ اِنسانِیَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی عِیادت کرتا ہے تو ایک مُنادی (اِعلان کرنے والا) آسمان سے نِدا (اِعلان) کرتا ہے کہ خُوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مُبارک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹِھکانا بنالیا ہے۔[5]

مَدَنی اِنعامات کی برکات

1...مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فی من قلّ مالہ وکثرت عیالہ، ۱۰/۴۴۹، حدیث:۱۷۸۶۸

2...ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمہ، ۱/۱۴۰، حدیث:۲۱۵

3...ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الذکر، ۴/۲۴۳، حدیث:۳۷۹۲

4...ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس، ۲/۱۸۷، حدیث:۷۴۷

5...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضا، ۲/۱۹۲، حدیث:۱۴۴۳

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ان مَدَنی اِنعامات پر عمل، اَصْل میں قرآن و حدیث کے بعض اَحکامات پر عمل کرنا ہے اور اِن پر عمل کی اتنی برکتیں ہیں، جن کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا مثلاً ❀ اچھے اچھے اَعْمال کی اچھی اچھی نیّتیں مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ فرائض اور واجبات یعنی نمازوں کی ادائیگی اور جماعت کی پابندی مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ قرآنِ کریم کی تِلاوت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ روزوں کی کثرت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ اَوْراد و وظائِف پر اِسْتِقامت (اِس۔تِ۔قا۔مَت) مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ امیرِ اہلسنّت و عُلَمائے اہلسنّت کی کُتُب کے مُطالَعہ پر مُداوَمت (مُ۔دا۔وَ۔مَت) یعنی ہیشگی مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ قرآن سیکھنے سکھانے کی سعادت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ سُنّتوں کی برکات مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ روزانہ کنزُالایمان (مع تفسیرِ خزائنُ العرفان / نورُالعرفان / صراط الجنان) کی تین (3) آیات کی تِلاوت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ انفرادی کوشش کی تَربِیت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ پردے میں پردہ، اُٹھتے بیٹھتے اور کھڑے رہتے ہوئے حتَّی الْاِمْکان سَمتِ قِبلہ کی سعادت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ فلموں ڈراموں، گانے باجوں، تہمتوں، گالیوں، جُھوٹی باتوں، چُغلیوں، وعدہ خِلافیوں، طَنز و دِل آزاریوں، قہقہوں، حَسَد، تکبّر، نِفاق، رِیاکاری اور خِیانت جیسے مُعاشرتی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی اَفْعال و حَرَکات سے نفرت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ ذاتی دوستی کے بجائے سب سے یَکْساں (ایک جیسے) تعَلُّقات مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع وہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شِرکت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ مُطالَعۂ بہارِ شریعت و کُتُبِ اعلیٰ حضرت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ مرکزی مجلسِ شُوریٰ وکابینہ و مُشاوَرتوں اور مَجالس کی اِطاعت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ حتّٰی کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِسْتِقامت بھی مَدَنی اِنعامات کے ذریعے نصیب ہوتی ہے، غرض یہ کہ مَدَنی اِنعامات آخرت کے مصائب سے نَجات اور ڈھیروں بَھلائیوں کے حُصُول کا ذریعہ ہیں۔ لٰہذا پکّی اور سچّی نیّت فرما لیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج سے

www.dawateislami.net

ہی روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کو اپنا معمول بنائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مَدَنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رَحْمتوں کی تُو جَھڑی

کتاب "فِکرِ مدینہ" کاتعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فِکرِ مدینہ کے بارے میں تَفْصِیْلی معلومات حاصل کرنے نیز نیکیوں کا جذبہ پانے اور گُناہوں سے بچتے ہوئے اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"فکرِمدینہ"** کا مُطالعہ نِہایت مُفید ہے۔اس کتاب میں فکرِ مدینہ (اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے) کی ضرورت واَہَمِّیَّت، اِس کے فَوائد، قرآن وحدیث کی روشنی میں خُود اِحْتِسابی کرنے کا ثُبُوت اور بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کی فکرِ مدینہ کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مُختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ تمام اسلامی بھائیوں سے مَدَنی اِلْتِجاہے کہ اس کتاب کو آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرماکر اس کا مُطالعہ کیجئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کے حوالے سے بیان سُنا کہ اپنا مُحاسَبہ کرتے رہنا بہت زیادہ اَہَمِّیَّت کا حامِل ہے۔ آخرت کی نَجات اسی میں ہے کہ اِنسان دُنیا ہی میں اپنا مُحاسَبہ کرتا رہے اور اپنے نَفْس واَعْمال کی کڑی نگرانی کرتا رہے،جو شخص حسابِ آخرت سے پہلے خُود اپنا مُحاسَبہ کرتے ہوئے اپنی ذات اور اپنے اَفْعال میں پائی جانے والی بُرائیوں کو سُدھار لیتا ہے، وہ گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی کثرت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اُن نیک اَعْمال کی برکت سے اُسے

www.dawateislami.net

مُشکلات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَدد حاصل ہوتی ہے اور کل بروزِ قیامت جنّتی باغات ایسے خُوش نصیب شخص کاٹھکانا بنیں گے۔ قرآن وحدیث میں خُود اِحتِسابی کی تَرغیب دِلائی گئی ہے، بلکہ حدیثِ پاک میں تو تاکید کی گئی ہے کہ اِنسان کو اپنے اَوقات میں سے کچھ وقت اِحتِساب (فکرِ مدینہ) کے لئے مُقرَّر کرنا چاہئے اور کسی بھی کام سے پہلے اُس کے انجام کے بارے میں غور کرلینا چاہئے کہ یہ کام اُخروی اعتبار سے اچھا ہے یا بُرا۔ اگر اچھا ہو تو کرے اور بُرا ہو تو اُس سے باز رہے۔ یاد رہے! کہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے آخرت کے بارے میں غور و فِکر کرنا صرف نیکیوں کی کثرت کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ خُود بھی عظیم نیکی اور زبردست عِبادت ہے جیسا کہ ہم نے حدیثِ پاک میں سُنا کہ آخرت کے بارے میں لمحہ بھر غور و فِکر کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں کی بدولت ہمارے لئے مَدَنی اِنعامات کے ذریعے فکرِ مدینہ کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائی فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرنے (یعنی فکرِ مدینہ) کو اپنا معمول بنالیجئے، نیز اس پر اِستِقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے رہئے۔ اس کی برکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنا ہمارے لئے آسان سے آسان تر ہوتا چلا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ حج وعمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے کا خُوب خُوب ذِہن دیا جاتا ہے، نیز مُنظَّم طریقے سے مدنی کاموں کو بڑھانے کے لئے مُتعَدَّد شعبہ جات بھی قائم کیے گئے ہیں، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک "مجلسِ حج و عُمرہ" بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حج ایک اَہم عِبادت ہے، ہر سال لاکھوں مُسلمان ایک ہی لباس میں

رَنگ و نَسل کے اِمتیازات مِٹا کر اور آپس کی نَفْرتیں اور رَنْجشیں بُھلا کر سرزمینِ حرم پر اِکٹھے ہوتے ہیں، جن کے اِتّفاق واِتّحاد کا یہ اَنداز دیکھ کر پُوری دُنیا حیران ہوتی ہے۔ یہ لمحہ عُشّاق کے لئے کسی طور پر نعمتِ عُظمیٰ سے کم نہیں ہوتا، کیونکہ جب اِنہیں رَبّ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے پروانۂ حاضری ملتاہے تو ان کا شَوق دِیدَنی (یعنی دیکھنے کے قابل) ہوتا ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضْرتِ علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے حج پر جانے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تَربِیَّت پر بھی خُصُوصی توجُّہ دی اور اِنہیں بارگاہِ خُداوندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب سکھانے کے لئے ایک شُہرۂ آفاق کتاب **"رَفِیقُ الْحَرَمَین"** تحریر فرمائی اور مکہ و مدینہ کی فَضاؤں میں اپنی سانسوں کو مُعطّر کرنے کے لئے جانے والوں کو آداب اور دیگر ضَروری مَسائل وغیرہ سے آگاہ کرنے کے لئے **"مجلس حج و عُمرہ"** بنائی۔ چُنانچہ ہر سال حج کے **"مَوسِمِ بہار"** میں حاجی کیمپوں میں **"مجلسِ حج و عُمرہ"** کے زیرِ اِہْتمام دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین، حاجیوں کی تَربِیَّت کرتے ہیں۔ حج و زیارتِ مدینۂ مُنورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں رَہنُمائی کے لیے مدینے کے مُسافروں کو حج و عمرہ کی کتابیں مثلاً رَفِیقُ الْحَرَمَین اور رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِین بھی مُفْت پیش کی جاتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اَخْلاق کو سنوارنے اور اپنی گُفتار و کِردار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جایئے اور ساتھ ساتھ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بھی حِصّہ لیجئے، یاد رہے کہ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات" کا

www.dawateislami.net

رِسالہ جمع کروانا بھی ہے،ہم خود بھی مدنی انعامات پر عمل کے ساتھ ساتھ مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کراتے ہوئے، دُوسروں کو بھی پابندی کے ساتھ مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانے کا ذہن دیتے رہیں، اس پر اِستقامت کی برکت سے اِن شاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ نیک اعمال میں اِضافہ ہو گا۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اِسْتِقامت سے فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنالیں،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی کثیر برکتیں حاصل ہوں گی۔ آیئے تَرْغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں۔

روزانہ فکرِمدینہ کرنے کا اِنعام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبِلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف ''فیضانِ سنّت'' جلد اوّل کے صفحہ 931 پر لکھتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے:اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، جنابِ رسالت مَآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گم تھا کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پُھول جھڑنے لگے، اَلفاظ کچھ یُوں تَرْتیب پائے: **''جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔''**

شکریہ کیوں کر اَدا ہو آپ کا یا مُصْطَفٰے
کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں

www.dawateislami.net

اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے مِسْواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکْعَت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی سَتّر (70) رَکْعَتوں سے اَفضل ہے۔[2] ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چندیہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے، ❀ سیِّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4]
❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہوجائے تو پھینک مَت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 . . . اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

3 . . . مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹

4 . . . اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۲۷

www.dawateislami.net

اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مَدَنی قافلہ بے حِساب اُس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

(2) تمام گُناہ مُعاف

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ ہر رات عِبادت میں گزارنے کا آسان نُسخہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[4]

---

1 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ . . . الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 . . . تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net